فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۶ رجمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۷ ہش ۲۴ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۱۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کی کامیابی کیلئے

احبابِ جماعت خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اِن دنوں اعلاء کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ۲۰ مئی کو فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) سے بخیریت زیورک (سوئٹزرلینڈ) پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احبابِ جماعت خصوصیت کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا اور حضور کے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو، رُوح القدس کے ساتھ حضور کی مدد فرمائے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نظامِ وصیّت میں شامل ہونیوالوں کیلئے دردمندانہ دعائیں

"اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا اِس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدّم کر لیا اور دُنیا کی محبّت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

پھر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اِس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دُنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

پھر مَیں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تُو صرف ان لوگوں کو اِس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچّا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرضِ نفسانی اور بدظنّی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبّت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پُورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبّت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔"

(الوصیت صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۱۹)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

جنّت میں جانے والوں کے لئے بشارتیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(البقرۃ: ۲۶)

ترجمہ:- تُو اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے (ایسے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا۔

(بنی اسرائیل: ۲۰)

ترجمہ:- جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں آخرت کی خواہش کی اور اس کے لئے اس کے مطابق کوشش بھی کی (یاد رکھو) ایسے ہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:-

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔"

(مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا جنّت میں ادنیٰ درجہ یہ ہوگا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تمنّا اور خواہش ظاہر کرے تو وہ خوب تمنّا اور خواہش ظاہر کرے گا۔ پھر اس سے دریافت کیا جائے گا کہ تُو تمنّا اور خواہش ظاہر کر چکا؟ وہ عرض کریگا، جی ہاں! تو اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لئے وہ چیز ہے جس کی تُو نے تمنّا کی اور اس کے برابر مزید براں۔

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبد الحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۲۴ر ہجرت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ کی بشارت اور بعثتِ مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق ظہور میں آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں خود اُمت کے اندر اپنے ایک فرزند جلیل کی حیثیت سے ایک خاص مسیح کے آنے کی خبر دی تھی اور اس کے لئے مسیح ابن مریم کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا تھا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی خُو بُو لے کر اُن کے مثیل کی حیثیت سے دنیا میں آئے گا۔ اِسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے پر باذنِ الٰہی صرف مسیح کا نہیں بلکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسولؐ کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔"

(فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

اس کے بعد آپ بار بار یہ وضاحت فرماتے چلے گئے کہ آپ کا دعویٰ صرف مسیح ہونے کا نہیں بلکہ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ۱۹ر جنوری ۱۸۹۰ء کو اپنے مسیح موعود ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو، چاہو تو رد کرو۔"

(الحکم ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۶)

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں اپنے ایک عظیم روحانی فرزند کے مبعوث ہونے کی پیشگوئی نہ فرماتے تو یقیناً کوئی بھی مبعوث نہ ہوتا کیونکہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موعود نہ ہو یعنی جس کے مبعوث ہونے کی آپؐ نے پہلے سے پیشگوئی نہ فرمائی ہو اس کے مبعوث ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی بعثت ہی کی خبر نہیں دی بلکہ مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا کہ جب وہ موعود مبعوث ہو تو وہ سب سے پہلے اس تک خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس تاکیدی حکم کے پیشِ نظر دہلی کے مشہور شاعر حکیم مومن خان مومنؔ نے جو گزشتہ صدی کے وسط میں گزرا ہے اور اس زمانہ میں وہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسیح موعود کی بعثت کا منتظر تھا اپنے ایک شعر میں کہا:-

زمانہ مہدیٔ موعود کا پائے اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرتؐ کا

چونکہ اُس زمانہ میں مسلمان یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدِ عنصری آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور اسرائیلی نبی ہونے کے باوجود اُمتِ مسلمہ کی اصلاح کے لئے وہی آسمان سے نازل ہوں گے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے قرآن مجید، احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کی کتب کے حوالہ سے بڑے ہی پُر زور اور محکم دلائل کے ساتھ یہ ثابت فرمایا کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آ سکتے ان کے دوبارہ آنے سے مراد خود اُمتِ محمدیہ ہی سے ایک مثیلِ مسیح کا مبعوث ہونا ہے۔ دلائل و براہین کے ذریعہ وفاتِ مسیح علیہ السلام کو ثابت کرنے کے علاوہ آپ نے ایک زبردست تحدّی اور بھی فرمائی اور وہ یہ کہ آپ نے ببانگِ دُہل یہ اعلان فرمایا کہ دُنیا والے لاکھ انتظار کریں اور قرناً بعد قرنٍ مسلسل دعائیں کرتے چلے جائیں پھر بھی آسمان سے کوئی نہیں اُترے گا کیونکہ آنے والا موعود آ چکا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"مَیں کہتا ہوں کہ تم اور تمہارے معاون مل کر دعائیں کرو کہ مسیح آسمان سے اُتر آوے پھر دیکھ لو کہ وہ اُترتا ہے یا نہیں۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر ساری عمر ٹکریں مارتے رہو اور ایسی دعائیں کرتے کرتے ناک بھی رگڑے جاویں تب بھی وہ آسمان سے نہیں آئے گا کیونکہ آنے والا تو آ چکا۔"

(الحکم ۱۰ر ستمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ [illegible])

ایک طرف تو آپ نے مسیح علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی نفی فرمائی اور دوسری طرف آپ نے اِس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مثیلِ مسیح کی بعثت کی خبر دی ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ چنانچہ آپ نے اِس سوال کے جواب میں کہ کیا کئی مسیح آئیں گے؟ فرمایا:-

"جیسا تشابہ فی الصور ہوتا ہے ایسا ہی تشابہ فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک صالح کا دل کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہوتا ہے لیکن موعود جو آنے والا تھا وہ صرف ایک ہی ہے۔" (بدر ۱۹ر جنوری ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۰)

محبت ہی سے ہیں دل جیتنے ہر قوم کے ہم نے

خموش اے دل بھری محفل میں چلّایا نہیں کرتے
جو سچی بات کہہ دے اُس کو جھٹلایا نہیں کرتے

محبت کرنے والا دل بڑی مشکل سے ملتا ہے
محبت کرنے والے دل کو ٹھکرایا نہیں کرتے

محبت ہی سے ہیں دل جیتنے ہر قوم کے ہم نے
تشدّد سے کبھی بات اپنی منوایا نہیں کرتے

ڈرا مت ہم کو اے زاہد تُو انجامِ محبت سے
کرم اہلِ وفا پر ایسے فرمایا نہیں کرتے

ضروری ہو جہاں حق بات کہنی بے دھڑک کہہ دو
حقیقت کے بیاں کرنے سے شرمایا نہیں کرتے

خبر اُڑتی ہوئی لیکن کوئی جب آپ بھی سُن لیں
بلا تحقیق اَوروں تک وہ پہنچایا نہیں کرتے

وہ جن کے دل کی آنکھیں نورِ قرآنی سے روشن ہیں
اندھیروں میں کبھی وہ ٹھوکریں کھایا نہیں کرتے

نہیں وعدہ خلافی مردِ حق کی شان کے شایاں
کسی سے عہد کر کے پھر مُکر جایا نہیں کرتے

خدا کے نام پر اک بار کوئی پیشکش کر کے
اُسے واپس پھر اپنے پاس لوٹایا نہیں کرتے

امیر المومنین کے ہاتھ پر جب کر چکے بیعت
ملال و مَیل پھر دل میں کبھی لایا نہیں کرتے

تُو واقف ہے تو رہ تا زندگی ثابت قدم اس پہ
کہ سر راہِ خدا میں دے کے پھر پچھتایا نہیں کرتے

ہزاروں بستیاں صدیوں سے ہیں رہ تک رہی تیری
قدم آگے بڑھا اس رہ میں سستایا نہیں کرتے

وہ جن کی زندگی سب وقف ہے اسلام کی خاطر
وہ سیم و زر کے لالچ میں کبھی آیا نہیں کرتے

خدا کرتا ہے خود ہی اُن کی ساری حاجتیں پوری
وہ غیر اللہ کے آگے ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

خدا سے لو لگا پھر دیکھ ہوتی ہیں وفائیں کب
یہ دوستِ یار وقت آنے پہ کام آیا نہیں کرتے

مصیبت پیش خیمہ ہوتی ہے خوشیوں کی آمد کا
مصائب سے کبھی صدّیق گھبرایا نہیں کرتے

(محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷ مئی ایک تاریخی دن

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل، ربوہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے بموجب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام غلبۂ اسلام بر ادیان باطلہ ہے۔ مفسرین نے آیت لِیُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا مصداق مسیح پاکؑ کو قرار دیا۔

اسلام کے غلبہ کی یہ مہم تو ممکن نہیں آسمانی تھی چنانچہ خداتعالیٰ کے روشن نشانات کے ذریعہ یہ غلبہ وجود میں آیا۔ ملک ہند میں اگر دشمن اسلام پنڈت لیکھرام تیغ بران محمدؐ کا شکار ہوا تو امریکہ میں ڈاکٹر ڈوئی اپنی حسرتناک موت سے اسلام کی صداقت پر مہر ثبت کر گیا۔ آپ نے اپنے مختلف کتب میں معاندین اسلام کو نشان نمائی کے لئے بلایا۔ فرمایا:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔"

(انجام آتھم صفحہ ۳۴۵۔ روحانی خزائن)

مسیح پاکؑ خدائی مشیت کے تحت اپنا یہ فرض ادا کرتے رہے تا آنکہ آپ کو خداتعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیا گیا کہ:۔

"قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ"

کہ آپ کا مقدر وقت قریب آ گیا اللہ تعالیٰ کے مامور نہ دنیا میں بے وقت آتے ہیں نہ بے وقت رخصت ہوتے ہیں۔

آپؑ نے ۱۹۰۵ء میں کتاب "الوصیت" تصنیف فرمائی۔ جس میں اپنی جماعت کو اس جانکاہ صدمہ کے لئے تیار کیا اور اس میں کیا شک ہے کہ مامورین، مصلحین اور بانیان جماعت کی فرقت ان کے متبعین کے لئے جانگسل ہوتی ہے۔ ان کی وفات سے عشاق مارے غم کے دیوانے ہو جاتے ہیں۔ لیکن مامورین کی وفات کے ساتھ ان کا مشن ختم نہیں ہوتا۔ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے اس کتاب میں آپؑ نے اپنی جماعت کو یہ خبر بھی دی:۔

"تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت صفحہ ۵-۶)

اس کتاب میں قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ جس کی غرض شہادۃ القرآن میں آپؑ نے یہ بیان فرمائی:۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقاء نہیں لہٰذا خداتعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خداتعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۸)

خدائی تقدیر کے تحت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مسیح پاکؑ کا وصال ہوا کہ کسی انسان کو بقاء دوام حاصل نہیں۔

"وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ"

(انبیاء آیت ۳۵)

عشاق کے لئے یہ صدمہ کسی زلزلہ سے کم نہ تھا۔ متبعین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ دل دھڑک رہے تھے کہ اب کیا ہوگا؟

مخالف اس لئے خوش تھے کہ اب کام بگڑ گیا۔ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی لیکن خدا سچے وعدوں والا ہے۔ مسیح پاکؑ نے فرمایا ہے۔ خدا نے مجھ سے جو وعدے کئے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان کا ایک نقطہ یا شعشہ نہ ٹلے گا۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۶)

چنانچہ خدائی تقدیر کے تحت قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ مسیح پاکؑ کو دسمبر ۱۹۰۷ء میں الہام ہوا تھا:۔

"ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اَللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔ خوشیاں منائیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۷۴۳ ایڈیشن دوم)

جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری قدرت کا اظہار فرمایا۔ الوصیت میں اس کے بارہ میں الفاظ یہ تھے:۔

"خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی"

یہاں اس الہام میں فرمایا:۔

"اَللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى"

کہ خدا ہی بہتر ہے اور صرف اسے ہی بقائے دوام حاصل ہے۔ الوصیت میں کہا تھا:

"اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔"

الفاظ میں کس حد تک توارد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خلافت یعنی قدرت ثانیہ انزال رحمت کا ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ امت خداتعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ میرے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی۔ اس کے بعد پھر ملوکیت اور استبدادیت کا دور دورہ ہوگا۔ لیکن مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کہ ملوکیت اور استبدادیت کے ادوار کے بعد پھر خدا کی رحمت کی ہوا چلے گی اور پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ امت مسلمہ کو عطا ہوگی (مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

مولانا ابوالکلام آزاد اسے یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سمندر کی موجوں کی طرح فتنہ کی موجیں اٹھیں گی سو وہ اٹھیں اور دور خلافت و رحمت اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی عظیم الشان عمارت اس کے تلاطم طغیان میں آناً فاناً بہہ گئی۔

احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے ایک آخری دور کی بھی خبر دی گئی ہے جو اپنے برکات کے اعتبار سے دور اول کے خصائص تازہ کر دے گا اور جس کا حال یہ ہوگا کہ "لَا يُدْرٰى اَوَّلُهَا خَيْرٌ اَمْ آخِرُهَا"۔ نہیں کہا جا سکتا کہ امت کی ابتداء زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام؟ یہی وہ آخری زمانہ ہوگا۔ جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ" دین اسلام اور اس کا رسول اس لئے آیا تھا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے (کیونکہ آخری غلبہ دراصل صرف اصلح کیلئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یاس اور نامرادیوں کی اس عالمگیر تاریکی میں جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ایک مومن قلب کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں۔ بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ طلوع صبح کا وقت قریب آتا جاتا ہے

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ۔"

سو خدا کی یہ نعمت جماعت احمدیہ کو خدائی وعدوں کے مطابق ۲۷ مئی کو نصیب ہوئی تھی جب دل لرزاں تھے، سینے بریاں تھے اور آنکھیں اشکبار۔ تب خدا کی رحمت کے ہاتھ نے جماعت کو تھام لیا اور ایک ہاتھ پر ان کو جمع کر دیا۔ کسی منصوبے کے تحت ایسا نہیں ہوا تھا کوئی سوچی سمجھی سکیم نہ تھی یہ خدا کی ایک تقدیر مبرم تھی جس کا وعدہ مسیح پاکؑ کو خدا نے دیا تھا۔

۲۷ مئی کے دن خدا کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا تھا۔ اس دن قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا تھا۔ اس دن خدا کی رحمت کا نزول ہوا تھا اور مسیح پاکؑ کا مرتب کردہ کارواں (باقی صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسرِ صلیب کا مشن اور تحریکِ دعا

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب ۔ لاہور چھاؤنی

آج سے تقریباً نوّے سال قبل مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:-

"مسیح موعودؑ کے وقت میں خدا کے ارادے سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعے سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی اور تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔"

(مسیح ہندوستان میں)

سو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے اسباب اور انکشاف ہو رہے ہیں جو مسیح ناصریؑ کو صلیب کی لعنتی موت سے بچاتے ہیں اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ مسیح صلیب سے اتارے جانے کے بعد زندہ تھے اور حضرت یونسؑ کی طرح زمین دوز کمرے میں تین دن رہنے کے بعد آپ نے اپنا سفرِ ہجرت شروع کیا۔ چنانچہ:-

(۱) بحیرہ مردار کے صحیفے جو ۱۹۴۷ء میں وادئ قمران کی چٹانوں سے دستیاب ہوئے۔ ان صحیفوں کے گیتوں میں مسیحؑ کی نامعلوم زندگی پر روشنی پڑتی ہے اور آپ کا اپنے وطن سے ہجرت کرنا ثابت ہے۔

(۲) حضرت مسیحؑ کی تصاویر جو دوسری اور تیسری صدی کے ابتدائی مسیحیوں نے بنائی تھیں۔ ان میں آپ کی جوانی اور بڑھاپے کی تصویریں۔ عیسائیت کے اس عقیدہ کو باطل ٹھہراتی ہیں کہ حضرت مسیح ناصریؑ نے ۳۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مگر خدائے واحد کے اس فرمان کی تائید کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ۱۲۰ سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔

(۳) سائنسی شواہد اس عقیدہ کی تردید کرتے ہیں کہ آپ اسی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔

(۴) ارکی لیس کے لوحِ مزار کی عبارت جو پہلی صدی کے آخر اور دوسری صدی کے ابتدا میں لکھی گئی تھی سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اس وقت تک فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔

(۵) سب سے اہم نشان وہ کفن ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اس کفن پر تحقیق کے بعد یہ نتیجہ اخذ کئے گئے ہیں کہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد دل کا عروقِ بدن کو خون مہیا کرنا، خون کی دھاروں کی براہِ راست زخموں سے بہہ کر مختلف راہیں بنانا اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسیح ناصریؑ صلیب سے اترنے کے بعد زندہ تھے۔

یہ ہیں وہ تاریخی شواہد اور جدید نوادرات کی تاریخ جو مغربی اقوام ہی کی کوششوں اور مسیحی نقادوں کی تحقیق کے نتیجہ میں حاصل ہوئے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ مسیحی عقائد کی عمر پوری ہو گئی ہے۔ کفنِ مسیحؑ پر فیصلہ کن تحقیق سنسنی خیز مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے چنانچہ اس کفن کے ٹکڑے ماہرین کو دیئے جائیں گے۔ ان پر تحقیق مکمل کر کے کفن کی عمر کا تعین کریں۔ ان میں سے ایک ماہر نے ان الفاظ میں اظہارِ خیال کیا:-

"اس کفن کی اصلیت کے دو ٹوک فیصلہ کا وقت آ گیا ہے "ہاں" یا "نہ" کے نتائج بڑے ہولناک اور مہیب ہوں گے۔"

اور پھر انہوں نے اخباری نمائندوں کو مسکراتے ہوئے کہا کہ:-

"آپ کے سوالات سے ظاہر ہے گھبرانے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کوشش کے نتائج حاصل کرنے اور ان کے پیش کرنے کے بعد میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں تاکہ میں ایک افسانہ ہو جاؤں"

(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۷۸ء)

جہاں ہمارے لئے یہ خوشی و مسرت کا باعث ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر جو انکشاف حضرت عیسیٰؑ کی نامعلوم زندگی کے متعلق کیا تھا وہ الہام کے نہ ماننے والوں کے ذریعہ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے اور ہمارا یقین حق الیقین میں بدل جاتا ہے کہ خدا اب بھی اپنے بندوں سے باتیں کرتا ہے اور انہیں غیب کی خبریں دیتا ہے۔

جون ۱۹۷۸ء میں مجلس احمدیہ لندن نے ایک کانفرنس کا اہتمام کیا ہے۔ جس میں عیسائیت اور حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے متعلق تحقیق میں حصہ لینے والے نمائندگان بھی شریک ہوں گے۔ اس کانفرنس میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی بنفسِ نفیس ایک حیرت انگیز چیلنج دینے تشریف لے گئے ہیں۔

اس وقت ہمیں دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ دعا ہی ہے جو غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے اور ہم نے دعا ہی کے نتیجہ میں وہ کچھ پایا جو ساری دنیا نے مل کر بھی نہ پایا۔ اور جو ہمارے وہم میں بھی نہ تھا۔ ہمارا سرمایۂ حیات ہی دعا ہے تو آئیں اب پھر اپنے خدائے واحد سے جسے ہم نے دعاؤں کی قبولیت ہی سے پہچانا۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر سربسجود ہو کر دعا مانگیں کہ اے خدا ہم جو تیرے مسیحؑ کا دامن پکڑ کر مشرق میں بھی، مغرب میں بھی، شمال میں بھی اور جنوب میں بھی، بلندیوں کی یخ بستہ ہواؤں میں اور صحراؤں کی جھلسا دینے والی گرمی میں بھی تیرے نام کی سربلندی کے لئے اپنے وجودوں سے بے نیاز ہو کر دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ تیرے پیارے محبوبؐ پر ہر لمحہ، ہر وقت درود بھیجنے کے لئے سعید روحیں اکٹھی کر رہے ہیں۔ ہمارے اس جذبۂ عشق کو نواز کر کسرِ صلیب کا یہ مشن پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ غلط الفقرات کے محل تہ و بالا کر دے تا تیرے محبوب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نئی بنیادیں قائم ہوں اور ان کے سینے تیرے نور اور رحمۃ للعالمینؐ کی محبت سے بھر جائیں۔ مسیح ناصریؑ کا دامن چھوڑ کر مسیح محمدیؑ کی طرف دیوانہ وار دوڑتے ہوئے قریہ قریہ، کوچہ کوچہ یہ گاتے پھریں:-

"غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں پر شاہِ جہاں ہمارا"

پھر ایک ہی خدا، ایک ہی کتاب، ایک ہی رسولؐ اور ایک ہی جھنڈا ہو۔ محمدؐ کا جھنڈا۔ اسلام کا جھنڈا اور یہ جھنڈا دنیا کے کونے کونے پر لہرائے اور حقیقی معنوں میں تیرے بندے ایک فلک شگاف نعرہ "اللّٰہُ اکبر" لگائیں جس سے ساری کائنات کا ذرہ ذرہ تیری حمد کے ترانے گائے۔ اے خدا ایسا ہی کر!

○

"۲۷ مئی" بقیہ صفحہ ۳

پھر اس منزل کی جانب گامزن ہو گیا تھا۔ خدا کی نعمت ایک لمبے وقفہ کے بعد پھر واپس مل گئی تھی۔ غمزدہ دل پھر مسرور ہو گئے تھے کہ آج کے دن خدا کا وہ وعدہ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ پورا ہوا۔

ذالک فضل اللّٰہ
یؤتیہ من یشاء

○

ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ قصور کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۲ تا ۲۹ اپریل ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔

۲۱ اپریل کو بعد نماز جمعہ ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں محترم بشیر الحق نائب قائد ضلع قصور، محترم جناب مرزا محمد یوسف صاحب مربی ضلع قصور اور محترم شیخ محمد اسلم نائب صدر جماعت احمدیہ قصور نے قرآن مجید کی عظمت و شان اور اس ہفتہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

۲۲ اپریل کو بعد نماز مغرب مکرم شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے "تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۳ اپریل کو بعد نماز مغرب مکرم قریشی نور احمد صاحب ہاشمی امام الصلوٰۃ نے "قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

۲۴ اپریل کو بعد نماز مغرب مکرم مبشر احمد صاحب طاہر قائد مجلس نے "قرآن مجید کامل و جامع شریعت ہے" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔

۲۵ اپریل کو بعد نماز مغرب مکرم محمد لئیق صاحب نے "قرآن مجید کی تاثیرات" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔

۲۶ اپریل کو مکرم طاہر محمود صاحب قائد ضلع قصور نے "قرآن مجید کی تاثیرات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۷ اپریل کو بعد نماز مغرب مکرم شیخ محمد اسلم صاحب نے "قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے" پر تقریر فرمائی۔

۲۹ اپریل کو بعد نماز مغرب خاکسار عبدالعزیز خان جنرل سیکرٹری نے "تفسیر قرآن مجید کے اہم اصول" پر مضمون پڑھا۔ اجتماعی دعا کے بعد ہفتہ اختتام پذیر ہوا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۲۲

میں سیدہ امۃ الوحید بخاری بنت ڈاکٹر سید عبدالوحید بخاری صاحب قوم سید بخاری۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن سیداں والی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ۱۔ چوڑیاں ۱۰ تولے
۲۔ ہار۔ ایک تولہ
۳۔ کانٹے ایک تولہ } مالیت ۶۶۰۰ روپے
(۲) نقد ۳۰۰۰
میزان ۹۶۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ امۃ الوحید بخاری بنت ڈاکٹر سید عبدالوحید بخاری سیداں والی سیالکوٹ
گواہ شد۔ سید مسعود احمد بخاری ولد ڈاکٹر عبدالوحید بخاری کوہ نور ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد۔
گواہ شد۔ عبدالحمید اصغر ایم۔ اے کوہ نور ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد (ولد محمد ابراہیم)

مسل نمبر ۲۳۶۲۵

میں سید منصور احمد ولد سید قاضی حبیب اللہ احمدی صحابی قوم سید قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید منصور احمد ولد سید قاضی حبیب اللہ احمدی دار الفضل ربوہ جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد صادق ندیم وصیت نمبر ۱۸۶۷۸ گولبازار ربوہ۔
گواہ شد۔ سید ولی اللہ شاہ وصیت ۱۴۰۸۹ گولبازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۲۶

میں طیبہ بنت رانا محمد عادل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا ماہوار جیب خرچ اس وقت ۵/- روپیہ پانچ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ طیبہ بنت رانا محمد عادل ۲۱/۲ دار الصدر غربی ربوہ۔ جھنگ۔
گواہ شد۔ عطاء اللہ نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ۔
گواہ شد۔ شمیم الرحمن ولد چوہدری طفیل محمد خان دار الیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۲۷

میں ملک فضل کریم ولد ملک غلام حسین صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ پنشن عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن بصیر پور ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

کچا مکان ۸ مرلہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت ۷۵-۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک فضل کریم ولد ملک غلام حسین۔ نئی آبادی بصیر پور ساہیوال۔
گواہ شد۔ قریشی مبارک احمد مربی سلسلہ پاکپتن۔
گواہ شد۔ محمد اشرف جاوید ولد خوشی محمد بصیر پور۔ ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۳۶۲۸

میں شاہد احمد ولد محمد اسماعیل صاحب پیشہ Employee عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی فرینکفورٹ مغربی جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۷۵/- جرمن مارکس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شاہد احمد ولد محمد اسماعیل مغربی جرمنی۔
گواہ شد۔ منصور احمد خان فرینکفورٹ جرمنی وصیت ۱۶۱۳۵
گواہ شد۔ حمید الدین ناصر امینی فرینکفورٹ جرمنی وصیت ۲۱۴۶۱

مسل نمبر ۲۳۶۲۹

میں نذیر احمد ولد جہان خان۔ قوم وڑائچ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ہمبرگ جرمنی ضلع ہمبرگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زرعی اراضی ۶ ایکڑ واقع شیخ پور ضلع گجرات مالیتی ۳۶۰۰۰/- پاکستانی روپیہ
۲۔ مکان " " " ۱۰۰۰۰/- " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- جرمن مارک ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نذیر احمد ولد جہان خان مغربی جرمنی۔
گواہ شد۔ لئیق احمد منیر وصیت ۲۱۲۵۱ مغربی جرمنی۔
گواہ شد۔ عطاء المنان وصیت ۲۲۶۱۵ مغربی جرمنی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ بواسیر کی وجہ سے سخت بیمار ہے اور فیصل آباد سول ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔
(روشن الدین گولبازار۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی بیٹی خالدہ پروین سخت بیمار ہے بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ بخشے۔
(رانا غلام محمد خان۔ وس کے۔ ڈاکخانہ جاکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میرے ابا جان سید ظہور احمد ابن ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کئی ماہ سے دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت و سلامتی عطا فرمائے۔
(سیدہ رفیقہ ظہور دار الرحمت غربی ربوہ)

۴۔ میرے بھائی رانا عبدالقیوم خان صاحب فیصل آباد میں بیمار ہیں نیز مجھے بھی بعض پریشانیاں لاحق ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔
(رانا محمد منصف خان دار الیمن ربوہ)

۵۔ خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۹۳ جنوبی سرگودہا ایک ماہ سے عارضہ قلب سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔
(محمد اسلم صابر اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ و صدر محلہ دار الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضاکار معلمین کی پانچویں کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلا معاوضہ معلم مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ چنانچہ اِس سلسلہ میں اب تک چار کلاسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ اب پانچویں سہ ماہی کلاس انشاء اللہ تعالیٰ جون ۱۹۷۸ء سے شروع ہوگی۔ مربیان کرام اور امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب اپنے وقف کی درخواستیں مع کوائف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کریں۔

اِس تحریک کی اوّل مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اِس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اِس کلاس کے لئے بھجوائیں تا ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ (ناظم ارشاد وقفِ جدید)

ولادت

۱۔ میرے بیٹے عزیزم مرزا اصلاح الدین آف کینیڈا کو خدا تعالیٰ نے ۲ر فروری ۱۹۷۸ء کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مرزا واحد حسین صاحب (گیانی) مرحوم کا پوتا اور مکرم عبد المنان صاحب قریشی آف کینیڈا کا نواسہ ہے۔ نام ذیشان سہیل تجویز کیا گیا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر، صالح اور خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔

(والدہ مرزا اصلاح الدین آف کینیڈا)

۲۔ ڈنمارک سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی عزیزہ سیّدہ طلعت و عزیزم سیّد نصیر احمد کو اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر سیّد محمود اللہ صاحب مرحوم سرگودھا کا نواسہ ہے۔

جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو نیک بنا کر لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے اسے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(مسعودہ اختر۔ ترکی نشیمن ۱۲ بلاک سرگودھا)

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بھانجی عزیزہ نصیرہ رشید ایم۔اے (اکنامکس) بنت برادرم مکرم ملک رشید احمد صاحب $\frac{85}{6R}$ ساہیوال کا نکاح بروز جمعۃ المبارک مورخہ $\frac{5}{78}$۔۱۹ عزیزم مکرم ملک ثناء اللہ خان ابن مکرم عباد اللہ صاحب آف وہاڑی سے برمکان برادرم ملک رشید احمد خان صاحب مکرم میجر (ریٹائرڈ) ملک منظور احمد صاحب امیر جماعت ساہیوال نے بعوض پچیس ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور اجتماعی دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ بعد نماز عصر عمل میں آئی۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار ملک عبید اللہ کارکن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کرکے عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تحریک دُعائے خاص

(۱) حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خون کے دباؤ میں زیادتی اور دانت میں درد کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

(۲) محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (بنت حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ) کا لاڑکانہ میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے جو کہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ پانچ پتھریاں نکلی ہیں۔ اپریشن کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ احبابِ جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(۱) ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ایک B.Sc. کیمسٹ کی ضرورت ہے جس کا INDUSTRIES میں پانچ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔

(۲) فورمین:۔ جس کا INDUSTRIES میں پروڈکشن کا تجربہ ضروری ہے معقول تنخواہ قابلیت کے لحاظ سے دی جائے گی۔

پاکستان چپ بورڈ فیکٹری لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۱۸۔ جی۔ ٹی روڈ۔ جہلم

ضروری اطلاع

کل ۲۵ر مئی ۱۹۷۸ء کو الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا جس کی قیمت ۷۵ پیسے فی پرچہ ہوگی۔

قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

ٹیوشن سنٹر

نرسری کلاسز کے علاوہ چھٹی جماعت سے دسویں جماعت تک کے تمام مضامین کی تعلیم کے لئے کوالیفائیڈ اور تجربہ کار اساتذہ و لیڈی ٹیچرز کا تسلی بخش انتظام ہے۔ خواہشمند طلباء و طالبات یکم جون سے ۱۰ر جون تک برائے داخلہ ذیل کے پتہ پر ۴ بجے شام سے ۶ بجے شام تک ملیں

عبد الباسط خان ناصر

معرفت "البلاد" $\frac{22}{2}$ دار الصدر شمالی ربوہ

کنّو و دیگر پھلدار پودا جات خریدنے کے لئے

سرحد نرسری

متصل گورنمنٹ فلور ملز

سرگودھا روڈ فیصل آباد تشریف لائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴